عرضِ حال

جامعات معاشرے کوفکری قیادت فراہم کرنے میں بنیادی کردارادا کرتی ہیں۔ تعلیمی ادارے رسائل وجرائد اور مجلے شائع کرتے ہیں جوان کے عہد کی علمی اورفکری چیلنج ،تہذیبی اور ثقافتی اقدار کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔اس طرح کا مجلّہ نکالنے کے لیئے یقیناً ذہنی وفکری ریاضت کرنا پڑتی ہے اوراس کی تیاری کے مختلف مراحل سے گذرنے کے لیئے کافی مشقت اٹھانا پڑتی ہے۔یعنی کبھی مادی اور کبھی غیر مادی مشقت کا سامنا ہوتا ہے۔میرا اشارہ تعلیمی اداروں کے مالی بحران اوراساتذہ کے آپس میں مخاصمت اور حسد کی طرف ہے۔لہٰذا یہ کام اور مشکل ہو جاتا ہے۔کلیہ معارفِ اسلامیہ نے پہلا افتتاحی شمارہ 1999ء میں شائع کیا تھا۔تب سے اب تک کئی طرح کے نامساعد حالات درپیش رہے لیکن یہ سفر جاری رہا۔ اس مجلّے کا بنیادی مقصد محققین ومفکرین کی علمی وتحقیقی کاوشوں کوسامنے لاکر عہدِ حاضر کے سلگتے ہوئے مسائل کی نشاندہی اور ان کا حل پیش کرنا ہے۔ بین المسالک اختلافات وتعصبات کوعلمی انداز میں دور کرنا اورعلم وآگہی کے دیئے جلا کراپنے حال و مستقبل کی تعمیر کی طرف پیش رفت کرنا ہے۔ مجلّے کو بہتر بنانے کی ابھی بہت گنجائش ہے۔انشاء اللہ علم وادب اوراسلام سے محبت کرنے والے اہلِ قلم کا تحقیقی وعلمی تعاون حاصل رہا تو مجلّہ معارفِ اسلامیہ کا سفینہ علم کے موتی سمیٹے آگے بڑھتا رہے گا۔

زیرِنظر شمارہ اردو،عربی اور انگریزی کے کُل 26 مضامین پر مشتمل ہے۔مقالہ جات کا انتخاب انتہائی محتاط اور Peer Review کے بعد کیا گیا ہے۔تمام مقالہ نگاروں کے علمی تعاون کا شکریہ۔میں اپنے ان تمام ساتھی اساتذہ اور سپورٹنگ اسٹاف کی بھی شکرگزار ہوں جنہوں نے رسالے کومنظرِ عام پرلانے کے لیئے شب وروز محنت کی۔

مدیرۂ اعلیٰ

رئیسہ کلیۂ معارفِ اسلامیہ